Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۲ صفر ۱۳۹۴ھ ۷ اماں ۱۳۵۳ھش ۷ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۵۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِبتلاء اور تکالیف کا زمانہ بھی انسان کے واسطے مفید ہوتا ہے

صبر و تحمّل کا نمونہ پیش کرنے سے وہ اِنعامات و افضال کا مورد بنتا ہے

"اصل میں دیکھا گیا ہے کہ ابتلاء اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے وہ اس کے واسطے مفید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے۔ مجاہدین ۲ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنے اُوپر خدا تعالیٰ کی راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جن پر قضاء و قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمّل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں۔ جو لوگ رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گزر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں۔

جس زمانہ کو انسان بسبب تلخی کے بُرا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا کہ ویسا زمانہ اس پر آوے دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے بشرطیکہ صبر اور تحمّل سے بسر کرے۔

حسن بصریؒ کا ذکر ہے کہ کسی نے ان سے پُوچھا کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جب کوئی غم نہ ہو۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب تلخ زندگی مصائب و شدائد کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ ان کو برداشت کرتا ہے تو اس کے بعد پوشیدہ انعامات وارد ہوتے ہیں۔ دُنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے کہ اوّل تکلیف ہوتی ہے اور پھر آرام حاصل ہوتا ہے۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جب کہ انسان بھُوک کی شدّت کو برداشت کر چکا ہو جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے دار کو حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے معمولی طور پر ہر روز کھایا جاتا ہے مگر اس میں وہ لُطف نہیں جو لُطف اس کھانے میں ہوتا ہے جو مثلاً سفر کے بعد بھُوک کی شدّت سے حاصل ہوتا ہے۔ وضع دُنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ درد کے بعد ہی راحت حاصل ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صـــ ۳۶۱، صـــ ۳۶۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ اماں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت تا حال پیچش کی وجہ سے ناساز ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۶ اماں۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں نیز ان کے بڑے بیٹے نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے بھی جو عرصہ سے علیل ہیں دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں جس کے باعث بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا حمید احمد۔ ربوہ)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ کے زعماء اعلیٰ اور زعماء صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ

(۱) چندہ مجلس انصار اللہ تمام اراکین سے شرح کے مطابق وصول کریں جو ایک پیسہ فی روپیہ ہے۔

(۲) چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں کیونکہ کئی ماہ کے گذرنے کے بعد یکدفعہ چندہ کی وصولی مشکل ہوتی ہے۔

(۳) جو رقم وصول ہو اسے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

فضلِ عمر ہسپتال میں آنکھوں کے اپریشن کا انتظام

فضلِ عمر ہسپتال میں آنکھوں کے موتیا بند اور کالا موتیا کے اپریشن کے لئے ۱۱ مارچ سے مختصر مدت کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے۔ ربوہ چنیوٹ احمد نگر۔ لالیاں۔ لائل پور۔ سرگودہا اور آس پاس کے علاقے کے احباب اس سے فائدہ اٹھائیں اور فوری طور پر ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ باہر سے تشریف لانے والے احباب بستر ہمراہ لائیں۔

چیف میڈیکل آفیسر

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار النصر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ر امان ۱۹۷۴ء

حفاظت و اشاعتِ اسلام کا سب سے مقدّم پہلو

ایک خدائی جماعت کے لئے جس کے کندھوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صداقت کو دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی ذمّہ داری ڈالی جاتی ہے یہ امر ناگزیر ہوتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ اہتمام اِس امر کا کرے کہ وہ زبان سے ہی اُس صداقت کا اعلان کرنے والی نہ ہو بلکہ اُس کا عملی نمونہ بھی اُس صداقت کا آئینہ دار ہو۔ اِس کے بغیر وہ اُس صداقت کو دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے اہم اور عظیم الشان کام میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اُس جماعت کے افراد میں قول اور فعل کا تضاد پایا جائے یعنی اُس کا عمل اُس صداقت کے مطابق نہ ہو جس کی وہ علمبردار ہے تو پھر یہ تفاوت دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن سکتا ہے۔ برخلاف اِس کے اگر ان کا عمل ان کے قول کے مطابق ہو تو قول اور عمل کا تطابق خود انہیں قوّتِ جذب سے مالامال کر دکھاتا ہے جس کے زیرِ اثر دوسرے لوگ ان کی طرف متوجّہ ہوئے اور کھنچے بغیر نہیں رہتے۔

دراصل بات یہ ہے کہ زبانی تبلیغ کی اپیل عقل تک محدود ہوتی ہے اور بالعموم دل اُس سے پورے طور پر متاثر نہیں ہوتا۔ اِسی لئے بسا اوقات دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ بہت سے لوگ زبانی تبلیغ کے نتیجہ میں صداقت کے قائل تو ہو جاتے ہیں لیکن اسے یکدم قبول اور اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ قبول وہ اُس وقت ہی کرتے ہیں جب دل جیتے جائیں۔ اور دلوں کو جیتنے والی ایک ہی چیز ہوتی ہے اور وہ ہے عملی نمونہ۔ اِسی لئے وہ نام کے مومن جن کا دعوئ ایمان صرف زبان تک محدود ہو یعنی اپنے عمل سے وہ اپنے مومن ہونے کا ثبوت دینے سے قاصر ہوں دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں اور اِس طرح ان کا اپنا عملی نمونہ اشاعتِ حق کی راہ میں روک بن جاتا ہے۔ ایسے مومن خود صداقت پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے ہی خدا کی نگاہ میں قابلِ مواخذہ نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کو قبولِ حق کی سعادت سے محروم رکھنے کا وبال بھی ان پر پڑتا ہے۔ سو گویا خدا تعالیٰ کے ہاں وہ دُہرے مُجرم قرار پاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآنِ مجید میں بطورِ خاص یہ تاکید فرمائی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں۔ یہ تاکید اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاص دعا سکھلانے کی صورت میں کی ہے اور وہ دعا یہ ہے:۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (الممتحنہ آیت ۶)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا اور ہمارا قصور معاف کر، اے ہمارے رب۔ تُو بہت غالب اور حکمت والا ہے۔

اِس دُعا میں اللہ تعالیٰ سے یہی توفیق طلب کی گئی ہے کہ ہمارے اعمال ایسے دل موہ لینے والے ہوں کہ وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا نہیں بلکہ قبولِ ہدایت کا موجب بنیں اور اِس طرح حق دُنیا میں غالب آتا چلا جائے۔ دراصل یہ دعا سکھلا کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تاکید فرمائی ہے کہ وہ دعا کے ساتھ ساتھ تدبیر کو بھی اس کے کمال تک پہنچائیں یعنی اِس امر کا خاص خیال رکھیں کہ ان کا عمل ان کے قول کے عین مطابق ہو حتیٰ کہ اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ان کے وجودوں میں نظر آئے اور دوسرے لوگ بھی اس سے متاثر ہو کر اسی سانچے میں ڈھلتے چلے جائیں۔ یہ نہ ہو کہ دُنیا بھی محسوس کرے اور انہیں خود بھی اپنی جگہ حکیم اور فلسفی ہونے کے باوجود یہ اقرار کرنا پڑے کہ ـــــ "عملِ صالح کی شرط ہم میں مفقود ہے"۔

اب چونکہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام ایک ایسے وقت میں اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے کہ جب اسلام کی طرف منسوب ہونے والے کروڑوں کروڑ مسلمانوں کا عملی نمونہ اشاعتِ اسلام کی راہ میں روک بنا ہوا تھا اِس لئے آپ نے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے سب سے زیادہ زور اِس امر پر دیا کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام کا عملی نمونہ اپنی زندگیوں میں پیش کریں چنانچہ

ایک موقع پر آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ اصل مقصد نہیں تزکیۂ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے"۔ (ملفوظات جلد ہشتم صہ)

نیز اِسی ضمن میں آپ نے ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اُٹھائے اور اپنے وعدے کو پُورا کرے۔ . . . اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو، نمازوں میں دعائیں مانگو، صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے اسی طرح اپنی رُوحانی بیماریوں کو دُور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو، صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجالاؤ"۔ (ایضاً صہ ۱۸۸)

چونکہ اِس باطنی تیاری کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ اسلام کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اس کا عملی نمونہ پیش کر کے اسے دنیا میں پھیلایا اور غالب کیا جائے اِس لئے آپ نے تبلیغِ اسلام کی اہمیّت واضح فرماتے ہوئے سب سے زیادہ زور عملی نمونہ پر دیا اور اسے زبانی تبلیغ پر مقدم رکھا چنانچہ فرمایا:۔

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچّے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دُنیا میں پھیلاؤ"۔ (ایضاً صہ ۳۲۳)

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے متّبعین کی تربیت باطنی کا فریضہ اِس شان سے انجام دیا کہ ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کر دکھایا۔ اِس باطنی انقلاب کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج جماعتِ احمدیہ کو مشرق و مغرب میں اسلام کو پھیلانے اور غالب کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی ملتی چلی جائے گی یہاں تک کہ اسلام پُورے کرّۂ ارض پر غالب آ کر اس کی کایا پلٹ دے گا۔ احمدی ہونے کی حیثیت میں تربیت باطنی کا یہ اعلیٰ معیار ہمارا طرّۂ امتیاز ہے اور اپنے اِس امتیاز کو برقرار رکھتے چلے جانا ہماری سب سے اہم اور بنیادی ذمّہ داری ہے کیونکہ اِسی پر اسلام کے دُنیا میں غالب آنے کا دارومدار ہے ؛

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

رحمٰن خدا کا گھوڑا کونسا ہے؟

الخیلُ ثلاث ففرس للرّحمٰن وفرس لِلانسان وفرس للشیطان فامّا فرس الرّحمٰن فما اتخذ فی سبیل اللہ وقتل علیہ اعداء اللہ واما فرس الانسان فما استبطن وتحمل علیہ واما فرس الشیطان فما روھن علیہ وقومر علیہ۔
(طبرانی عن خباب بحوالہ کنز العمال کتاب الجہاد جلد ۲ صہ ۲۶۴)

ترجمہ:۔

گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک گھوڑے کو رحمٰن خدا کی خاطر رکھا جاتا ہے۔ دوسرا وہ گھوڑا ہے جو انسان اپنے ذاتی فائدے کے لئے رکھتا ہے اور تیسرا وہ گھوڑا جو شیطانی اغراض کے لئے رکھا جاتا ہے۔ رحمٰن خدا کا گھوڑا وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کے لئے رکھا جاتا ہے اور اس کا مالک اس پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے۔ فرس الانسان وہ ہے جو نسل حاصل کرنے کے لئے پالا جائے اور اس پر سواری کی جائے۔ فرس الشیطان وہ ہے جس پر مالی فائدے کے لئے شرطیں لگائی جائیں اور جوُا کھیلا جائے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہابی تحریک کے پیشوا حضرت محمدؒ بن عبد الوہابؒ کا وفاتِ مسیحؑ سے متعلق ایک حوالہ

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

حضرت محمد بن عبد الوہاب نجدیؒ (۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء ۔ ۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۱ء) وہابی تحریک کے نامور دینی پیشوا اور بارھویں صدی کے نامور مجدد تسلیم کئے جاتے ہیں۔ حرمین شریفین کے موجودہ سربراہ شاہ فیصل کے جدِّ امجد امیر محمد بن سعود والیٔ درعیہ آپ کے اولین معتقدین خاص میں سے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی حکومت قریباً سوا دو سو سال سے مسلّمہ طور پر وہابی تحریک کی پُرجوش علمبردار اور سرپرست ہے۔[1] حضرت محمد بن عبد الوہابؒ کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں "مختصر سیرۃ الرسولؐ" کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

حضرت محمد بن عبد الوہابؒ اپنی اس کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ذکر ردۃ أهل البحرين:

قال عيسى بن طلحة لما ارتدت العرب — بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم — قال كسرى: من يكفيني أمر العرب؟ فقد مات صاحبهم وهم الآن يختلفون بينهم إلا أن يريد الله بقاء ملكهم فيجتمعون على أفضلهم. قالوا: ندلك على أكمل الرجال، مخارق بن النعمان، ليس في الناس مثله وهو من أهل بيت دانت لهم العرب وهؤلاء جيرانك، بكر بن وائل. فأرسل إليهم، وأخذ منهم ستمائة، الأشرف فالأشرف.

ارتد أهل هجر عن الإسلام فقام الجارود بن المعلى في قومه، قال: ألستم تعلمون ما كنت عليه من النصرانية؟ وإني لم آتكم قط إلا بخير، وإن الله تعالى بعث نبيه، ونعى له نفسه فقال: "إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ" وقال: "وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ" الآية

وفي لفظ أنه قال: ما شهادتكم على موسى؟ قالوا: نشهد أنه رسول الله. قال: فما شهادتكم على عيسى؟ قالوا: نشهد أنه رسول الله. قال: وأنا أشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدا عبده ورسوله. عاش كما عاشوا ومات كما ماتوا وأتحمل شهادة من أبى أن يشهد على ذلك منكم. فلم يرتد من عبد القيس أحد."

("مختصر سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم" صـ۲۲۱، صـ۲۲۲ لشيخ الاسلام الإمام المجدد الثاني عشر محمد بن عبد الوهاب المتوفى بالدرعية سنة ۱۲۰۶ هجرية رحمه الله تعالى وعفا عنه بمنه وكرمه.

طبع على نفقة حضرة صاحب الفضيلة الشيخ عبد الملك بن ابراهيم آل الشيخ رئيس هيئات الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر — مطبعة السنة المحمدية ۱۷ شارع شريف باشا الكبير — القاهرة

الطبعة الأولى شعبان سنة ۱۳۷۵ مارس سنة ۱۹۵۶ م)

اہلِ بحرین کے ارتداد کا بیان

حضرت عیسیٰؓ بن طلحہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عربوں نے ارتداد اختیار کرلیا تو کسریٰ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ اِس وقت میری طرف سے ان عربوں کے معاملہ میں پورے طور پر کون نپٹے گا۔ اِس وقت ان عربوں کا رہنما اور آقا فوت ہوگیا ہے اور وہ باہم اختلافات میں مُبتلا ہیں۔ ہاں اگر تو اللہ تعالیٰ ان کی بادشاہت کو باقی رکھنا چاہے گا تو وہ اپنے میں سے بہترین پر متفق ہو جائیں گے (ورنہ اب ان کا ہلاک ہونا یقینی ہے)۔

قوم کے لوگوں نے جواباً کہا کہ ہم آپ کو اپنے اس کام کے لئے بہترین اور بے نظیر شخص کا پتہ بتاتے ہیں وہ مخارق بن النعمان ہے۔ عرب لوگ پہلے بھی اس کے خاندان کے تابع رہ چکے ہیں اور وہ آپ کے پڑوسی قبیلہ بنو بکر بن وائل ہیں۔ کسریٰ نے بنو بکر کو پیغام بھیج کر بُلایا اور ان میں سے اعلیٰ طبقہ کے چھ صد افراد کو اپنے ساتھ کام پر لگا لیا۔

جب اہلِ ہجر اسلام سے مُرتد ہونے لگے تو حضرت جارودؓ بن المعلّی اپنی قوم میں سمجھانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ مَیں پہلے پختہ عیسائی رہا ہوں اور مَیں نے ہمیشہ ہی تمہارے لئے بہتر چیز پیش کی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا اور خود ہی ان کی وفات کی خبر بھی انہیں دے دی تھی۔ چنانچہ فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ نیز فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

ایک دوسری روایت میں یُوں ہے کہ حضرت جارودؓ نے فرمایا کہ لوگو! تم موسیٰ کو کیا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ خدا کے پیغمبر ہیں۔ پھر حضرت جارودؓ نے پوچھا کہ تم عیسیٰؑ کو کیا جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ حضرت جارودؓ نے فرمایا کہ مَیں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ نے ویسے ہی زندگی گذاری جیسے عیسیٰ و موسیٰ (و دیگر انبیاء) زندہ رہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے جیسے موسیٰؑ و عیسیٰؑ (و دیگر انبیاء) وفات پا گئے۔ مَیں اپنے والد کی طرف سے بھی اِس شہادت کا ذمہ دار ہوں کہ وہ بھی اس پر قائم ہیں۔ نتیجہ اِس گفتگو کا یہ ہوا کہ قبیلۂ عبد القیس میں سے کسی فرد نے ارتداد اختیار نہ کیا۔

مندرجہ بالا اہم واقعہ تاریخِ اسلام کا ایک ایسا ورق ہے جس سے (بالغور مطالعہ کے بعد) کئی سربستہ راز منکشف ہوتے اور متعدد حقائق مستنبط ہوتے ہیں۔ مثلاً:۔

(ا) حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصالِ مبارک کے بعد عہدِ صدّیقی میں ارتداد اور بغاوت کا جو خوفناک فتنہ رونما ہوا اُس کی منظم سازش اور پُشت پناہی ایران کے کسریٰ (فرخزاد خسرو) نے کی اور اسلامی سلطنت کا تختہ اُلٹنے کی درپردہ سازش کامیاب بنانے کے لئے بحرین سے چھ سَو باغی جمع کر لئے جس سے

---

[1] سوانح حیات سلطان ابن سعود صـ۴۲ مرتبہ سید سردار محمد حسنی مطبوعہ جالندھر شہر ۱۹۳۶ء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بآسانی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ بادشاہِ ایران نے اتنی کثیر جمعیت کو بغاوت پر آمادہ کرنے کے لئے کیا کچھ کیا ہوگا؟ ۔اور کس طرح اُن کو مالی امداد اور دیگر ساز و سامان بہم پہنچایا ہوگا؟ ۔نیز یہ بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر کسریٰ کی دشمنِ اسلام سلطنت نے بحرین میں چھ سو باغیوں کا اجتماع کر لیا تو فتنۂ ارتداد کے دوسرے قریبی مراکز مثلاً عُمّان وغیرہ میں اُس نے کیا گل کھلائے ہوں گے؟ اور بغاوت کے شعلوں کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کئے ہوں گے؟؟

ان حالات میں اسلام کے جانبازوں اور مجاہدوں کا سلطنتِ ایران پر مدافعانہ حملہ کرنا ایک قدرتی امر تھا جس کے اسباب خود کسریٰ نے پیدا کئے۔ لہٰذا متعصّب مستشرقین کی طرف سے صحابۂ رسولؐ پر جارحیت اور ہوسِ ملک گیری کا الزام دینا سراسر ناجائز اور حقیقت اور صداقت کا خون کرنا ہے۔ لیکن افسوس ہے مودودی صاحب اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ اِس سے مستشرقین کے سراسر بے بنیاد الزام کی تائید ہوگی اِس بارہ میں لکھتے ہیں:۔

"یہی پالیسی تھی جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگیں کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آں حضرت کے بعد جب حضرت ابو بکرؓ پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا اور پھر حضرت عمرؓ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہنچا دیا۔"

(تفہیمات صفحہ ۷۴ از مودودی صاحب طبع چہارم ۱۹۴۷ء)

(۲) اس واقعہ سے قطعی طور پر یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ حضرت جارودؓ بن مُعلّیٰ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات پر علیٰ وجہ البصیرۃ یقین و اعتقاد رکھتے تھے اسی لئے انہوں نے اہلِ ہجر کے سامنے پوری بلند آہنگی سے اس کا اعلان کیا اور شہادت دی۔ حضرت جارودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت محبوب اور مقرب صحابی تھے جو قبیلہ عبدِ قیس کے ساتھ قبیلہ کے سردار کی حیثیت سے ۱۰ سنہ ہجری میں مدینہ حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آنحضورؐ کو آپ کے اسلام لانے پر بڑی مسرت ہوئی اور آپ کی بڑی عزت و توقیر کی اور خاص اعزاز بخشا۔ جیسا کہ حضرت علامہ ابنِ اثیرؒ نے "اُسد الغابہ فی معرفت الصحابہ" میں ان کے حالات میں لکھا ہے:۔

"وَفَدَ علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنة عشر فی وفدِ عبد القیس فَاَسْلَمَ وَکَانَ نَصْرَانِیًّا فَفَرِحَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم باسلامہ فاکرمہ وقرّبہ"

(جلد ۱ صفحہ ۲۶۱)

اسی طرح حضرت ابنِ حجر عسقلانیؒ بھی بروایت حضرت انسؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

"قال لَمَّا قَدِمَ الجَارُوْدُ وَافِدًا علیٰ رسولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرِحَ بِہٖ وَقَرَّبَہٗ وَاَدْنَاہُ وقال ابن اسحٰق فی المغازی کان حَسَنُ الاسلامِ صَلِیْبًا علیٰ دِیْنِہٖ"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب جارود بن مُعلّیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد کی صورت میں حاضر ہوئے تو حضور کو کمال مسرت ہوئی اور انہیں شرفِ باریابی بخشا اور بڑی قدر و منزلت فرمائی اور علامہ محمد بن اسحٰق (المتوفی ۱۵۱ھ) نے اپنی کتاب "سیرت و مغازی" میں لکھا ہے کہ حضرت جارودؓ نہایت بلند پایہ مسلمان تھے جنہیں دین اسلام پر غیر متزلزل ایمان تھا۔

حضرت جارودؓ جرأت اور اظہارِ حق میں بے باکی کا عنوانِ جلی تھے۔ جس بات کو حق سمجھ لیتے تھے اس کے اظہار میں کسی کی پروا نہیں کرتے تھے۔ اُنہیں حضرت ابو ہریرہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی دامادی کا شرف بھی حاصل تھا۔

(الاصابہ صفحہ ۲۴۱ جلد اوّل)

آپ کی زندگی مجاہدانہ کارناموں سے لبریز ہے۔ باختلافِ روایت فارس یا نہاوند کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ آپ کے فضل و کمال کا اعتراف متقدمین صحابہ کو بھی تھا اور آپ سے صحابہ میں سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور تابعین کبار میں سے ابو مسلم جذامی، مطرف بن عبد اللہ، زید بن علی اور محمد بن سیرین (ممتاز معتبر اسلام) نے روایت کی۔ اِس شان کے صحابی کا نہایت واضح اور دو ٹوک الفاظ میں وفاتِ مسیح کا اعلانِ عام کرنا اس بات کی قطعی شہادت پیش کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض اور برکت سے اسلام کی جو نعمت و دولت انہیں ملی اس میں وفاتِ مسیح کا عقیدہ بھی لازماً شامل تھا۔

(۳) اِس واقعہ پر ایک اور باریک نظر ڈالنے سے یہ صداقت آفتابِ عالمتاب کی طرح روشن ہو جاتی ہے کہ وفاتِ مسیحؑ کا عقیدہ اُس زمانے میں اُمتِ مسلمہ کا اجماعی عقیدہ تھا کیونکہ کسی مستند تاریخ اسلام سے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت جارودؓ کے اس عقیدہ کی مخالفت میں دنیائے اسلام کے کسی گوشہ میں مخالفت کی کمزور سی آواز بھی بلند ہوئی ہو۔ آخر یہ واقعہ کوئی ایسا معمولی واقعہ تو نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ صحابۂ رسولؐ سے چھپا رہ سکتا اور خلیفۃ الرسولؐ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور مدینہ کے دوسرے جلیل القدر صحابہ کی نظروں سے اوجھل رہ جاتا خصوصاً جبکہ حضرت جارودؓ نہایت بلند شخصیت اور اسلام میں گویا ایک سند (AUTHORITY) کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور مسئلہ نہایت سنگین تھا۔ اور حضرت جارودؓ اپنے اس مسلک کی بنیاد براہ راست کتاب اللہ پر رکھتے تھے۔

(۴) حضرت محمدؒ بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی کتاب میں اِس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کرنا اِس امر کی ایک بدیہی اور ناقابل تردید شہادت ہے کہ وہابی مکتبِ فکر کے یہ مقتدر بزرگ اور دینی راہنما اِس واقعہ پر قلم اُٹھاتے وقت یقینی اور قطعی طور پر حضرت جارودؓ کی طرح وفاتِ مسیحؑ کے قائل تھے۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ حضرت جارودؓ کے اِس خیال پر تنقید کئے بغیر رہتے۔

(۵) مندرجہ بالا واقعہ سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ وفاتِ مسیحؑ کا عقیدہ ایک ایسا معرکۃ الآراء اور باطل شکن عقیدہ ہے جس نے ایک لمحہ میں بحرین کے مشہور قبیلہ عبدِ قیس کو ارتداد کے عمیق گڑھوں میں گرنے سے بچا کر ایمان و استقلال کے ایسے بلند مینار تک پہنچا دیا کہ جس کے بعد کوئی بڑے سے بڑا ابتلاء بھی اُنہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس دامن سے جُدا نہ کر سکا۔

موجودہ زمانے میں جبکہ عیسائی پادریوں نے حیاتِ مسیحؑ کی آڑ میں ہزاروں لاکھوں کلمہ گو مسلمانوں کو اپنے دجل و تلبیس سے عیسائیت کا شکار بنا لیا۔ تو حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی مسلمانوں کو نہایت پُر شوکت طریق پر دوبارہ وفاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کی اعجازی شان اور زبردست قوت کی طرف توجہ دلائی اور اِس کا اپنی کتابوں اور تحریروں میں بار بار تذکرہ کرنے کے علاوہ ایک بار ہندوستان کے دار السلطنت دِلّی میں تقریر فرمائی کہ:۔

"تم نے تیرہ سو ۱۳۰۰ برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدفون اور حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر بٹھایا۔ یہ نسخہ تمہارے لئے مفید ہوا یا مُضر؟ اِس سوال کا جواب تم خود ہی سوچ لو۔ ایک لاکھ کے قریب لوگ اِسلام سے مُرتد ہو گئے ہیں ہر قوم اور ہر فرقے میں سے سیّد، مغل، پٹھان، قریشی وغیرہ۔ یہ تو حضرت عیسیٰ کو بار بار زندہ کہنے کا نتیجہ ہے۔ مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں۔ وہ استعمال کر کے دیکھو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو (جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فعلی شہادت دے دی) وفات یافتہ مان لو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد دہم صفحہ ۳)

نیز اپنی وفات سے ایک ماہ قبل آپ نے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ۳۰ر اپریل ۱۹۰۸ء کو ارشاد فرمایا:۔

"مسلمانوں کی خوش قسمتی ہی اسی میں ہے کہ مسیحؑ مر جائے۔ اب زمانہ ہی ایسا آ گیا ہے کہ خیال تبدیل ہوتے ہیں۔ کچھ مان جائیں گے، کچھ مر جائیں گے۔ باقی ایسے ضعیف ہو جائیں گے کہ اُن کو طاقت ہی نہ رہے گی۔ اور اُن کا عدم، وجود برابر ہو گا۔

پس مسیح کو مرنے دو کہ اسلام کی زندگی اسی میں ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد دہم صفحہ ۲۵۷)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریکِ خاص لجنہ اماء اللہ

آمد جولائی تا دسمبر ۱۹۷۳ء

کچھ عرصہ سے بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث لجنات کی طرف سے چندہ تحریک خاص کی وصولی شائع نہ کی جاسکی جس کی وجہ سے اس چندہ کی وصولی میں کچھ کمی آگئی ہے۔ تمام لجنات اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ کریں۔ لجنہ اماء اللہ کا دفتر اور مہمان خانہ کی تعمیر عنقریب شروع کردی جائیگی ایسا نہ ہوکہ روپے کی کمی کے باعث تعمیر کا کام جاری نہ رکھا جاسکے۔ جو بہنیں پانچ صد سے زائد رقم دینگی ان کے نام دعا کی غرض سے عمارت پر کندہ کئے جائیں گے۔ اگر کسی کا چندہ درج نہ ہو تو اطلاع دیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام جماعت	رقم	نام جماعت	رقم
لاہور ۔	۲۲۱۳—۶۲	نیروبی ۔	۲۲۰—..
اسلام آباد ۔	۶۵—۵۰	کھاریاں ۔	۸—..
کراچی ۔	۱۶۹۲—..	گگومنڈی ضلع ساہیوال	۹۰—..
کنری ضلع تھرپارکر	۶۵—..	وزیر آباد	۳۸۵—..
ربوہ ۔	۷۸۹—۵۶	قلعہ صوبا سنگھ	۹۶—..
مردان ۔	۲۰۰—..	لائل پور	۹۵—..
کوئٹہ ۔	۳۶۴—..	کرڈ ضلع شیخوپورہ	۵—..
سکھر ۔	۱۳۵—..	شاہدرہ	۱۴۶—۷۵
ساہیوال ۔	۲۱۵—..	چک ۴۷۱ لائل پور	۳۵۵—..
بھیرہ ضلع سرگودھا ۔	۲۰۴—..	ڈیرہ غازی خاں	۵—..
چنیوٹ ۔	۶—..	محمود آباد ۔	۱۵—..
اڈہ چھبیل ضلع لاہور	۱۳۲—..	کوٹ مہتاب	۵۰—..
سیالکوٹ ۔	۶۳۰—..	چک ۸۸ سرگودھا	۳—..
واہ کینٹ ۔	۱۹۴—..	〃 ۹۸ 〃	۱۱۵—..
گرمولہ ورکاں ۔	۵۲—۲۵	قصور ضلع لاہور	۹—..
حیدرآباد ۔	۳۵۵—..	چک ۵۶۵ لائل پور	۱۲۰—..
گولیکی ضلع گجرات	۲۳—..	〃 ۱۴۷ 〃	۲۰—..
فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۵۱—۲۵	〃 ۱۸ ضلع شیخوپورہ	۱۵—..
بہاولپور ۔	۸—..	قانتہ امریکہ	۷۰۰—..
سانگھڑ سندھ	۱۰۲—..	چک ۱۵۲ سرگودھا	۲۰—..
پشاور ۔	۸۸—۵۰	پیر محل لائل پور	۲۰—..
بنوں ۔	۱۷—..	گلگت ۔	۵—۵۰
راولپنڈی ۔	۵۰—..	گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	۸—..
گوٹھ عبدالحمید ۔	۵—..	پیر کوٹ ثانی	۷۸—..
چوہڑکانہ منڈی ۔	۱۰۰—..	قمرآباد نواب شاہ	۶۰—..
نوہ ضلع گجرات ۔	۲—..	ڈسکہ سیالکوٹ	۱۰۰—..
عنایت پور بھٹیاں ۔	۱۰—..	میراں پور شیخوپورہ	۲—..
چک ۳۶ ضلع سرگودھا	۲۹—..	گوجر خان	۱۳۷—..
طالبات فضل عمر کلاس ۷۴ء	۲۴۰—..	شیخوپورہ	۶۰—..
ننکانہ صاحب شیخوپورہ	۲۵—..	منگلا ڈیم	۴۰—..
خان پور رحیم یار خاں ۔	۳۵—..	چک ۳۳۲ لائل پور	۴—..
زبیدہ ملتان ۔	۵۰—..	احمد آباد سٹیٹ	۵—..
چک ۳۷ سرگودھا ۔	۲۵—..	گوٹھ احمدیہ تھرپارکر	۱۰—..
حافظ آباد ۔	۲۶—..	۱۶۶ بہاولنگر	۵—..
محمد آباد ۔	۲۷۳—..	۳۰/11.L ساہیوال	۴۰—..
سرگودھا ۔	۱۸۸—..	۱۴۳ بہاولنگر	۱۵۰—..
نبی سرروڈ ۔	۳۰—..	اوچ شریف	۲۰—..
خوشاب ۔	۲۹—..	بھلوال	۳۰—..

اعلان دار القضاء

مکرمہ ریاض بیگم صاحبہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند اللہ یار صاحب وفات پاچکے ہیں مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۴۶۷۶ / ۲۶۹-۱۴۱ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ -/۲۷۰۰ روپے موجود ہیں۔

استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا مجھے اور دیگر وارثان کو حسب شریعت ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں۔

(۱) عبدالمجید صاحب (۲) حبیب اللہ صاحب (۳) محمد سعید صاحب پسران (۴) امۃ النصیر صاحبہ (۵) بشیراں فرحت صاحبہ

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء)

دُعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالکریم خان صاحب سولہ اور سترہ فروری کی درمیانی رات خوشاب میں بقضاء الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ازراہِ شفقت حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی فاضل نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(عبدالستار خان مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ آٹھ نو فروری کی درمیانی شب میرے چھوٹے بھائی محمد اسحٰق صاحب فوت ہوگئے ہیں اِنا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم شاد جھور چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

۳۔ میری بیوی عابدہ خانم ۲۷ جنوری کو بوقت ڈھائی بجے دن لمبی علالت کے بعد سول ہسپتال کوئٹہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے کوئٹہ میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کے صبرِ جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبداللطیف خان اے۔ ایف۔ سی اوستہ محمد)

درخواستِ دعا

مکرم مرزا محمد حنیف صاحب ٹھیکیدار احمد نگر تحصیل چنیوٹ نے اپنی مرحومہ بیوی نذیر بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک رقم مسجد فنڈ میں ایصال ثواب کے لئے ادا فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ قارئین کرام اُن کی اہلیہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۱۵ منٹ میں اثر

مکرم محمد عباس صاحب نواب شاہ سندھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوا "قفلۂ اپھارہ" کا پچھلے سال کا پیکٹ بھینس کو دیا ۱۵ منٹ میں دوا نے اثر دکھایا۔ اسی واقعہ پر ایک ڈاکٹر دوست نے ۵ پیکٹ طلب کئے ہیں قیمت فی پیکٹ ۷۵/ درجن -/۶ درجن سے زائد پر ڈاک خرچ معاف

شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ڈیکو سپرے رنگ کروائیں

سوئی گیس کے چولہوں اور مٹی کے تیل کے چولہوں کو ہمارے سپرے پلانٹ سے رنگ کروائیں اور اپنے چولہوں کی عمر بڑھائیں۔

شمع ٹریڈرز ریلوے روڈ ربوہ

پروپرائٹر:- چوہدری محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایک الوداعی تقریب اور جلسہ تقسیم انعامات

جناب ناظم صاحب تعلیمات سرگودھا ڈویژن کی تشریف آوری اور خطاب

ربوہ - ۳ر فروری - آج تیسرے پہر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں جلسۂ تقسیم انعامات منعقد ہوا جس میں جناب شبیر احمد صاحب بخاری ڈائرکٹر سرگودھا ڈویژن نے تشریف لاکر صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ آپ نے طلبا میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب بھی فرمایا۔ اس موقع پر سکول کی جماعت نہم کی طرف سے جماعت دہم کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں جناب فیض الحسن شاہ صاحب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ضلع جھنگ بھی شامل ہوئے۔ مقامی اصحاب میں سے محترم مولٰنا ابو العطاء صاحب۔ محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر محکمہ تعلیم مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر عمومی ربوہ مکرم ڈاکٹر پروفیسر نصیر احمد خان صاحب اور ڈاکٹر پروفیسر سید سلطان محمود صاحب شاہد نے بھی اس تقریب میں شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز ساڑھے تین بجے سہ پہر مکرم ڈائرکٹر صاحب تعلیمات کی سرگودھا سے ربوہ تشریف آوری پر ان کی زیر صدارت شروع ہوا۔ سکول کے ایک طالب علم حافظ محمود احمد صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی جس کے بعد سکول کے ایک اور طالب علم محمد طارق نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مشتمل تھے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں سکول کے سٹاف سکرٹری ملک عبد الرشید صاحب نے مختصر الفاظ میں جناب ڈائرکٹر صاحب تعلیمات کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کا خیر مقدم کیا اور اہم مصروفیات کے باوجود یہاں تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں سکول کے دو طالب علموں عزیز محمد احمد اشرف اور عزیز شمس الحق طیب نے علی الترتیب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ڈاکٹر اقبال کے ایک شعر کی تشریح پر تقاریر کیں جو بہت دلچسپی کے ساتھ سنی گئیں۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبد السمیع صاحب کاٹھ گڑھی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول نے سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں بتایا گیا تھا کہ اس سکول کی بنیاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے محض اسی غرض سے رکھی تھی تا ہمارے بچے خالص اسلامی اور دینی ماحول میں رہ کر دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ آپ نے مختلف میدانوں میں اس سکول کی نمایاں اور امتیازی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس کی بعض اہم اور ناگزیر ضروریات کا بھی ذکر کیا جس کیلئے مالی امداد کی فوری ضرورت ہے۔

سالانہ رپورٹ پڑھی جانے کے بعد سٹاف سکرٹری صاحب کی درخواست پر جناب ناظم صاحب تعلیمات سرگودھا نے مختلف شعبوں اور میدانوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا میں انعامات تقسیم فرمائے۔ بعد میں آپ نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے انہیں قیمتی نصائح فرمائیں اور بتایا کہ قوم اپنے عزیز بیٹوں اور نونہالوں سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ اپنے آباء کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہر میدان میں مغرب کی ترقی یافتہ اقوام سے آگے بڑھیں۔ آپ نے فرمایا سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں لیبارٹریوں اور لائبریریوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں بہترین لیبارٹریز اور لائبریریاں ہونی چاہئیں اور ہمارے بچوں کو ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ ان سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے وعدہ کیا کہ نئے سال میں حکومت ضلع جھنگ کے جملہ تعلیمی اداروں کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کریگی لیکن یہ کام محض حکومت کے بس کا نہیں ہے اہلِ ثروت اصحاب کو بھی اس کام میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔

آپ نے طلباء جماعت دہم کو نصیحت کی کہ جب وہ یہاں سے فارغ ہو کر جائیں تو ہر جگہ اپنے اعمال و کردار سے اپنے اس تعلیمی ادارے کی عزت اور ساکھ کو قائم اور برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔

آخر میں معزز مہمانوں کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا اور اس پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بزم تاریخ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام

جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب صدر شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی کا اہم لیکچر

۷ار فروری بروز اتوار بزم تاریخ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام کیمسٹری تھیٹر میں محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب صدر شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایک نہایت اہم اور مفید معلوماتی لیکچر دیا جس کا موضوع تھا:

"علوم و فنون کی ترقی میں مسلمانوں کا حصہ"

کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم مقصود احمد صاحب صدر بزم تاریخ تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد صاحب صدر کی درخواست پر مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے مختصر طور پر فاضل مقرر کا تعارف کرایا اور تاریخ اسلام کے میدان میں آپ کی گراں قدر تصنیفات اور اہم خدمات کا ذکر کیا۔

بعد ازاں فاضل مقرر نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے علوم و فنون کے مختلف میدانوں میں مسلمانوں کی شاندار اور عدیم النظیر خدمات اور ان کے اہم نتائج پر احسن رنگ میں بڑی عمدگی کے ساتھ روشنی ڈالی۔ فاضل مقرر نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ یورپ آج اپنے جن علوم و فنون پر نازاں ہے۔ ان میں سے بیشتر ایسے ہیں جن کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی اور ان کی موجودہ ترقی دراصل مسلمانوں ہی کی تحقیق و جستجو کی مرہونِ منت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان نوجوان اپنی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور اپنے آباء کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہر علم و فن میں آگے بڑھیں اور نام پیدا کر کے امتیازی مقام حاصل کریں۔

فاضل مقرر کی معلومات افزاء تقریر شروع سے آخر تک گہری دلچسپی اور انہماک کے ساتھ سنی گئی۔ بعد میں صاحب صدر نے فاضل مقرر کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

پاکستان نیوی میں "N" کیڈٹ سکیم

زیر "N" کیڈٹ سکیم کسی ایک کیڈٹ ملٹری کالج میں تقریباً مفت تعلیم HSC تک مستحق امیدواروں کو دی جائے گی۔ اور اس کے بعد پاکستان نیوی میں کمیشن بھی دیا جائے گا۔ امیدواروں کی عمر ۱۵ سے ۱۷ سال تک ۲۰ر اپریل ۱۹۷۴ء تک ہونا ضروری ہے اور کیڈٹ کالجوں میں تعلیم والوں کے لئے ۱۹ سال عمر ہوگی۔ نیول سلیکشن بورڈ میں انٹرویو ہوگا۔ طبی معائنہ ملٹری ہسپتال میں ہوگا۔ ٹسٹ اور انٹرویو I.S.S.B کوہاٹ میں اور آخری سلیکشن نیول ہیڈ کوارٹرز کرے گا۔ مزید تفصیلات و شرائط کے لئے ملاحظہ فرمائیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۳/۲/۷۴

درخواستوں اور تفاصیل کے لئے مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کو لکھیں:-

(۱) ڈائرکٹر نیول ایجوکیشن سروسز۔ کراچی (۲) نیول لیزن آفسر اے جی برانچ۔ جی ایچ کیو۔ راولپنڈی۔ (۳) ڈسٹرکٹ آرمڈ بورڈز۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۰ر اپریل ۱۹۷۴ء۔ نیول ہیڈ کوارٹرز۔ (ایجوکیشن ڈائرکٹوریٹ) کراچی۔

بچوں کی طاقت کی مشہور دوا

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف، پرانے دستوں، بدہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کے لئے مفید ہے۔ ۳/ روپے۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ربوہ ایجنسی: راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶